© rasailojaraid.com



ہمیں اس انداز میں سوچنے کی ضرورت ہے کہ پاکستان کی تمام علاقائی زبانیں قوم کی اپنی زبانیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رنگتوں اور زبانوں کے اختلاف کو اپنی نشانیاں قرار دیا ہے۔ اس لئے بحیثیت مسلمان ہمیں اس اختلاف کو اپنا ذاتی اختلاف نہیں بنانا چاہئے۔

محمد سلیم فاروقی

★ **حضرت عثمانؓ کی فتوحات اور فتح اندلس**

پیرس ۹ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ

مخدوم و محترم زاد فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آں محترم "الحق" کی ارسالی سے میری سرفرازی فرماتے رہتے ہیں ابھی ابھی رجب کا شمارہ آیا ہے۔ اس میں حضرت عثمانؓ کی فتوحات پر ایک سادہ مورخ نہیں ایک ماہر عسکریات فوجی افسر کے قلم سے بحث دیکھی۔ بہت دلچسپی سے پڑھی۔ میں مقالہ نگار کو مبارک باد کیا دوں کہ میں چراغ بھی ہو جاؤں تو وہ آفتاب ہیں۔

اس میں ایک تشنگی محسوس ہوئی۔ وہ اندلس کی فتح ہے۔ تاریخ طبری (اور بہ کثرت دیگر تاریخوں) میں ذکر ہے کہ ۲۷ ہجری میں حضرت عثمانؓ نے عبداللہ بن نافع بن عبدالقیس الفہری اور عبداللہ بن نافع الحصین الفہری کو فوج کے ساتھ افریقیہ سے اندلس روانہ کیا۔

فاتیاہ من قبل البحر وکتب عثمان الی اھل اندلس: "اما بعد فان القسطنطنیۃ انما تفتح من قبل الاندلس وانکم ان افتتحتموھا کنتم شرکاء من یفتحھا فی الاجر والسلام" فخرجوا ومعھم البربر من برھا و بحرھا ففتحھا اللہ علی المسلمین وافرنجۃ وازدادوا فی سلطان المسلمین مثل افریقیۃ۔

یہ دونوں (جنرل) سمندری راستے سے وہاں پہنچے اور حضرت عثمانؓ نے اندلس والوں کو مخاطب کر کے لکھا۔ "بعد حمد و صلوٰۃ، حقیقت میں قسطنطنیہ کی فتح اندلس کے راستے سے ہوگی اور اگر تم اسے فتح کر دو تو اس کی فتح کرنے والوں کے اجر میں تم بھی شریک رہو گے۔ والسلام" یہ فوجیں گئیں اور ان کے ساتھ بربر قوم کے لوگ بھی تھے خشکی کے راستے سے بھی سمندر کے راستے سے بھی۔ اور اللہ نے یہ (اندلس) اور افرنجہ (فرنگستان، فرانس) مسلمانوں کے لئے فتح کرایا اور یہ ملک بھی افریقیہ کی طرح مسلمانوں کی سلطنت میں بڑھ گئے (شامل ہو گئے)

ناچیز نے اس موضوع پر ایک عربی مضمون بھی لکھ کر سارے ماخذوں سے اقتباس دئیے ہیں اور وہ استنبول



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



یونیورسٹی میں شائع ہوا ہے۔ ۲۶ھ کے معنے رسول اللہ ﷺ کے وصال کے صرف پندرہ سال بعد مسلمان ایشیا، افریقہ اور یورپ تینوں براعظموں پر اللہ کی حکومت قائم کر دیتے ہیں۔ (ناچیز و حقیر محمد حمید اللہ۔ پیرس)

★ **خمینی کا ایرانی انقلاب** | ایرانی انقلاب کے جو اثرات پڑ رہے ہے اور علم میں آتے اور مختلف ممالک سے اطلاعات آتی رہیں تو دل میں شدید داعیہ پیدا ہوا۔ کہ اس فتنہ کے سدّباب کے لئے جو کیا جا سکتا ہو کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق بھی ملی۔ قریباً دو سال میں لکھ سکا جو زیادہ سے زیادہ دو ماہ میں لکھا جاتا۔ میں نے اس کو اپنے حق میں فرض عین سمجھا۔ اس حالت میں لکھا کہ کبھی کبھی شبہ ہوتا تھا کہ شاید یہ کام پورا نہ ہو سکے گا۔ اور وقت موعود آجائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ کام لینا مقدر تھا بفضلہ تعالیٰ لے لیا گیا۔

یہ بھی چاہتا تھا کہ کتاب ضخیم نہ ہو تاکہ زیادہ سے زیادہ پڑھی جا سکے۔ ہزارہا صفحات پڑھنے کے بعد جو کچھ لکھنا تھا وہ صرف تین سو صفحات میں لکھا۔

پریس کی اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ بفضلہ تعالیٰ طباعت مکمل ہو گئی۔ اب کتاب سازی اور تجلید کا کام ان شاء اللہ ہفتہ عشرہ میں ہو جائے گا۔ میں نے انتظام کیا ہے کہ جلد سے جلد کراچی سے بھی شائع ہو جائے۔

ایک صاحب ادھر جانے والے ہیں ارادہ ہے کہ کچھ نسخے ان کے ساتھ بھیج دئے جائیں۔

(اقتباس از مکتوب مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ۔ الفرقان لکھنؤ)

★ سابقہ دو شماروں میں آپ نے خمینی کے افکار و نظریات کا جو تجزیہ کیا ہے وہ بر وقت اور ضروری ہے میری شروع سے یہ رائے ہے کہ ایران کا انقلاب اسلامی نہیں بلکہ شیعی اور سابق شاہ کے خلاف انتقامی انقلاب ہے جسے شیعی افکار و نظریات کے فروغ کے لئے برپا کیا گیا ہے۔ دراصل اس پروپیگنڈہ میں جماعت اسلامی والوں کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ (حکیم المرتضیٰ حسن اجملی۔ ملتان چھاؤنی)

★ خمینی کی "حکومت الٰہیہ" جو ترجمہ جماعت اسلامی کے اسعد گیلانی صاحب نے کیا ہے اس میں مترجمانہ بددیانتی کر کے انتہائی مترجمانہ بددیانتی کی ہے۔ کہ جو ہفوات اس میں تھے اس کا ترجمہ ہی نہیں کیا تاکہ پیش لفظ میں جو واحد اسلامی حکومت کہا گیا ہے اس کی تغلیط نہ ہو جائے۔ میرے پاس تہران سے شائع شدہ اصل کتاب بھی ہے جس سے اس ترجمہ کا مقابلہ کر کے یہ معلوم کیا ہے۔ اس پہ ایک طویل مضمون لکھنے کا ارادہ ہے ان شاء اللہ (محمد اعظم علیخان خسروی۔ کراچی)

★ ایک نکتہ کی طرف آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

ایرانی حکومت نے عراق کی شہری آبادی پر بمباری کرنے سے پہلے وہاں کے چار شہروں نجف، کربلا، کاظمین اور سرمن رائی کو اپنے مقدس مقامات قرار دے کر اپنی بمباری سے محفوظ رکھا ہوا ہے۔ مگر بغداد پر پے در پے حملے کر رہا ہے جب کہ وہاں اہلسنّت کے اکابر حضرت امام ابو حنیفہ اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہم اللہ کے مزارات

باقی ص ۵۲ پہ



© rasailojaraid.com